برسی کس دن کرنا ضروری ہے؟

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2976

تاریخ اجراء: 13 صفر المظفر 1446ھ/19 اگست 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

مرحوم کی برسی جس دن بن رہی ہو اسی دن کرنا ضروری ہے یا اس کے اگلے دن بھی کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مرحوم کی برسی جس دن بن رہی ہو اسی دن کرنا ضروری نہیں، اس سے ایک دن پہلے یا بعد میں، کسی دن بھی کی جا سکتی ہے، کیونکہ برسی، تیجہ اور چالیسواں وغیرہ دراصل ایصال ثواب کی ہی مختلف صورتیں ہیں، اور ایصال ثواب کسی دن، کسی بھی وقت کیا جائے، جائز ہے، ہاں ہمارے یہاں مسلمانوں میں یہ رائج ہے کہ اپنی سہولت اور دوسروں کو یاد دلانے وغیرہ کے لیے اس کے لئے ایک خاص دن مقرر کیا جاتا ہے تاکہ پہلے سے ہی لوگوں کو معلوم رہے کہ فلاں دن ایصال ثواب کی محفل ہو گی اور اسی دن برسی وغیرہ کی جاتی ہے اور یہ دن مقرر کرنا بھی جائز ہے جبکہ یہ گمان نہ ہو کہ اس کے علاوہ دنوں میں ایصال ثواب ہو گا ہی نہیں۔

فتاوی رضویہ میں ہے: ”**اموات مسلمین کو ایصال ثواب بے قید تاریخ خواہ بحفظ تاریخ معیّن مثلاً روزِ وفات جبکہ اس کا التزام بنظرِ تذکیر وغیرہ مقاصد صحیحہ ہو، نہ اس خیال جاہلانہ سے کہ تعین شرعاً ضرور یا وصولِ ثواب اسی میں محصور،** یونہی عرس مشائخ کہ منکرات شرعیہ مثلاً رقص ومزامیر وغیرہ سے خالی ہو، اسی طرح اولیائے کرام وسائل بارگاہ ونوابِ حضرت احیائے معنی واموات صورۃ قدست اسرارہم سے استعانت واستمداد جبکہ بطور توسّل وتوسط وطلبِ شفاعت ہو، نہ معاذ اللہ بظنِ خبیث، استقلال وقدرت ذاتیہ، جس کا توہم نہ کسی مسلم سے معقول نہ مسلمان ہونے پر سوئے ظن مقبول، یہ سب امور شرعاً جائز وروا ومباح ہیں جن کے منع پر شرع مطہر سے اصلاً دلیل نہیں۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 421، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”(ترجمہ) الحاصل حق یہ ہے کہ مذکورہ تخصیصات سبھی تعینات عادیہ سے ہیں جو ہرگز کسی طعن اور ملامت کے قابل نہیں، اتنی بات کو حرام اور بدعت شنیعہ کہنا کھلی ہوئی جہالت اور قبیح خطا ہے۔ مولانا شاہ

عبد العزیز صاحب کے بھائی شاہ رفیع الدین دہلوی نے اپنے فتوے میں کیا ہی عمدہ انصاف کی بات لکھی ہے۔ ان کی عبارت یُوں نقل کی گئی ہے:

سوال: تخصیص ماکولات درفاتحہ بزرگان مثل کھچڑا درفاتحہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتوشہ درفاتحہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ذلک وہمچناں تخصیص خورندگان چہ حکم وارد؟" ترجمہ: سوال: بزرگوں کی فاتحہ میں کھانوں کو خاص کرنا، مثلاً امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ میں کھچڑا، شاہ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ میں توشہ وغیر ذلک، یوں ہی کھانے والوں کو خاص کرنا، ان سب کا کیا حکم ہے؟

جواب: فاتحہ وطعام بلاشبہہ ازمستحسنات ست وتخصیص کہ فعل مخصص است باختیاراوست کہ باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات ازقسم عرف وعادت اند کہ بمصالح خاصہ ومناسبت خفیہ ابتداءً بظہور آمدہ ورفتہ رفتہ شیوع یافتہ" ترجمہ: جواب: فاتحہ اور طعام بلاشبہہ مستحسن ہیں، **اور تخصیص جو مخصص (خاص کرنے والے) کا فعل ہے، وہ اس کے اختیار میں ہے، ممانعت کا سبب نہیں ہو سکتا، یہ خاص کر لینے کی مثالیں، سب عرف اور عادت کی قسم سے ہیں جو ابتداء میں خاص مصلحتوں اور خفی مناسبتوں کی وجہ سے رونما ہوئیں پھر رفتہ رفتہ عام ہو گئیں۔**

ثم اقول: بلکہ اگر یہاں خود کوئی دینی مصلحت نہ ہو (تو بھی حرام نہیں ہو سکتا) کیونکہ مصلحت نہ ہونے کا معنٰی یہ نہیں کہ مفسدہ موجودہ ہے کہ باعثِ انکار ہو جائے ورنہ مباح کہاں جائے گا؟ امام احمد مسند میں بسندِ حسن ایک صحابیہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنیچر کا روزہ نہ تیرے لیے نہ تیرے اوپر۔ علماء نے اس کی شرح میں فرمایا: نہ تیرے لیے اس میں کسی ثواب کی زیادتی ہے نہ اس میں تجھ پر کوئی عتاب اور ملامت ہے۔ **واضح ہوا کہ بے وجہ تخصیص کے خاص کر لینا اگر مفید نہ ہو تو مضر بھی نہ ہو گا، اور یہی ہمارا مقصود ہے۔ ہاں جو عامی شخص اس تعین عادی کو توقیتِ شرعی جانے اور گمان کرے کہ ان کے علاوہ دنوں میں ایصال ثواب ہو گا ہی نہیں، یا جائز نہیں، یا ان ایام میں ثواب دیگر ایام سے زیادہ کامل ووافر ہے، تو بلاشبہہ وہ شخص غلط کار اور جاہل ہے اور اس گمان میں خطاکار اور صاحب باطل ہے، لیکن اتنا گمان اصل ایمان میں خلل نہیں لاتا، نہ ہی کسی قطعی عذاب اور حتمی وعید کا سبب ہوتا ہے۔**" (فتاوی رضویہ، جلد 9، صفحہ 592، 591، 590، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net